عدالت عظمیٰ کی نوازشات

--- ○ قرارداد مقاصد میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ کا اقرار کرتے ہوئے مملکت و حکومت کو اس کی مقرر کردہ حدود کا پابند قرار دیا گیا ہے۔ یہ قرارداد مقاصد ہر دستور میں بطور دیباچہ شامل رہی ہے جبکہ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے سپریم کورٹ کے تفویض کردہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے قرارداد مقاصد کو دستور کا واجب العمل حصہ قرار دے دیا تھا جس پر لاہور ہائی کورٹ اور سندھ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلوں میں دستور کے قرارداد مقاصد سے متصادم حصوں کو غیر موثر قرار دے کر قرآن وسنت کی دستوری بالادستی کی راہ ہموار کر دی مگر سپریم کورٹ کے فل بنچ نے جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ کی سربراہی میں لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کرتے ہوئے قرارداد مقاصد کی ترجیحی حیثیت کے اصول کو مسترد کر دیا اور یہ فیصلہ صادر کیا کہ قرارداد مقاصد بھی آئین کی دوسری دفعات کے مساوی درجہ رکھتی ہے اور آئین کی کسی دوسری دفعات کے ساتھ قرارداد مقاصد کے تصادم کی صورت میں عدالت عظمیٰ خود کوئی فیصلہ کرے گی یا زیادہ سے زیادہ پارلیمنٹ کو توجہ دلا سکے گی۔

--- ○ سابق وفاقی وزیر قانون جناب ایس' ایم ظفر نے قومی کشمیر کمیٹی کے دورہ یورپ کے موقع پر ہالینڈ میں پاکستانی سفارت خانے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ بتایا کہ

> "جداگانہ نمائندگی کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے ایس' ایم ظفر نے کہا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے آئین کی تشریح کرتے ہوئے یہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ اقلیتوں کو اب دو ووٹوں کا حق ہوگا۔ وہ جنرل نشستوں پر بھی ووٹ ڈال سکیں گے اور براہ راست اپنے نمائندے بھی چن سکیں گے" (روزنامہ جنگ لاہور' ۱۴- اپریل ۹۴ء)

—— ○ اعلیٰ عدالتوں میں ایڈ ہاک ججوں کی تقرری کے بارے میں اپنے حالیہ تاریخی فیصلہ میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب سجاد علی شاہ نے وفاقی شرعی عدالت کو آئین کے بنیادی ڈھانچے کے لیے ان فٹ قرار دے دیا ہے جبکہ اس فیصلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت نے سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ کے دو ایڈ ہاک ججوں جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری کو فارغ کر کے شریعت اپیلٹ بنچ کو عملاً "غیر موثر بنا دیا ہے۔

حافظوں کا باپ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم سے جب کوئی سوال کرتا ہے کہ "حضرت آپ حافظ ہیں ؟" تو اکثر ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ "میں حافظوں کا باپ ہوں" اور واقعتاً وہ حافظوں کے باپ ہیں کہ ان کی اولاد سب کی سب یعنی نو لڑکے اور تین لڑکیاں بحمد اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کی بڑی دختر جو اولاد میں سب سے بڑی ہے' اچھڑیاں ضلع مانسہرہ کے حاجی سلطان محمود خان صاحب کی اہلیہ اور جہاد افغانستان کے دوران خوست کے معرکہ میں جام شہادت نوش کرنے والے مجاہد حاجی عدیل عمران شہید" کی والدہ محترمہ ہیں' وہ قرآن کریم یاد نہیں کر سکی تھیں مگر گزشتہ برس کم و بیش پچاس برس کی عمر میں انہوں نے بھی قرآن کریم حفظ مکمل کر لیا ہے۔

ان کے علاوہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے چار پوتوں' ایک پوتی' چار نواسوں اور پانچ نواسیوں نے قرآن کریم حفظ کیا ہے اور اس طرح ان کی اولاد میں قرآن کریم کے حفاظ کی تعداد پچیس سے تجاوز کر گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک